بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

یومیہ ہفتہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | یکم رجب ۱۳۹۰ھ ۵ تبوک ۱۳۴۹ ہش ۵ ستمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۰۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سُست اور غافل نہ ہو

نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے

"ابدال، قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے۔ اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں۔ سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے۔ جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیمؑ کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا۔ تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اسکی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ نماز وہ شئے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ۔ وَیل کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سُست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اُسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔ پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرام خوری کے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہر ایک حرام گزارہ کے لئے انہوں نے حلال کر لیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا؟ اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا؟ ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے۔ جو بیعت کر کے اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر یہ شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو جو پرہیز وہ بتلاتا ہے اگر اُسے نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کرے گا تو یوماً فیوماً ترقی کرے گا۔ یہی اصول یہاں بھی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷۷-۱۷۸)

اخبارِ احمدیہ

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲ تبوک کی شام سے ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ اُس روز شام کو جو اطلاع موصول ہوئی تھی اس کے مطابق حضور کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ اُس روز سفر کی تھکان اور کوفت کی وجہ سے کسی قدر ضعف کی تکلیف تھی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ

• میرے بھائی چوہدری نعمت اللہ صاحب کراچی میں بیمار ہیں تمام احمدی بھائی بہنیں ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (لیڈی ڈاکٹر) فہمیدہ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی (مکان نمبر ۱۸ رام گلی نمبر ۳ لاہور) کو بتاریخ ۲۱ اگست ۱۹۷۰ء ایک اور فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود (جو محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کا پوتا اور محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی مرحومؓ کا نواسہ ہے) مبارک محمود صاحب کا دوسرا فرزند اور چھٹی اولاد ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے۔ دینی و دُنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

ضروری اعلان

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۸ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز منگل کھل رہا ہے۔ معلمات و طالبات مطلع رہیں۔

ہیڈ مسٹریس
فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

داخلہ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ العزیز ۱۲ ستمبر سے شروع ہو جائے گا۔ جو طلباء داخل ہونا چاہتے ہوں وہ ۸ بجے صبح انٹرویو کے لئے جامعہ میں حاضر ہو جائیں۔ انٹرویو سے قبل فارم داخلہ دفتر سے لے کر پُر کر کے دفتر ہی میں دے دیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ر تبوک ۱۳۴۹ ہش

ہماری ایک عظیم ذمہ داری

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اِس لئے قائم فرمایا ہے کہ یہ جماعت اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا ایک وسیلہ ٹھہرے۔ اُس نے ساتھ ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفائے کرام کے ذریعہ اِس جماعت کو عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے اور بار بار اور بہ تکرار اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے واضح فرمایا ہے کہ ہزار بے بضاعتی کے باوجود اس جماعت کے ذریعہ ہی اسلام دنیا میں غالب آئے گا اور آئے گا بھی اِس شان سے کہ بجز اسلام کے اَور کوئی مذہب قابلِ ذکر حالت میں باقی نہ رہے گا۔ دُنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہو گا یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اِس عظیم مقصد کے لئے چُنا ہے اور پھر فوز و فلاح اور کامیابی و کامرانی اور غلبہ و نصرت کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے ہماری خوش بختی پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اپنی اِس خوش بختی کی وجہ سے ہم پر ایک عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص نہ صرف یہ کہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں جانی و مالی قربانیوں سے دریغ نہ کرے بلکہ اپنے اندر دنیا کا رہبر، قائد اور استاد بننے کی اہلیت پیدا کرے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جنہیں اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان بشارت دی ہے کہ غلبۂ اسلام کی موجودہ مہم کے بارآور ہونے کے سلسلہ میں آئندہ پچیس تیس سال خاص اہمیت رکھتے ہیں بار بار احبابِ جماعت کو اپنے اندر یہ اہلیت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے آج سے تین سال قبل یکم ستمبر ۱۹۶۷ء کو خطبہ جمعہ میں احباب کو ان کی اِس عظیم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"اِس وقت انسانیت جس دَور میں سے گزر رہی ہے وہ انسانیت کے لئے بڑا ہی نازک دَور ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب مَیں موجودہ انسان کے حالات پر غور کرتا ہوں تو میرا چَین چھن جاتا ہے اور مجھے بڑی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اِس دَور میں اگر کسی انسان پر باقی سب انسانوں کو ہلاکت اور تباہی سے بچانے کی ذمہ داری پڑتی ہے تو وہ ہم ہیں۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا نہ کریں تو ایک طرف ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہوں گے اور دوسری طرف ہم ذمہ دار بن جائیں گے ان قوموں کی ہلاکت کے کیونکہ جو اُن سے تعلق رکھنے والی ہماری ذمہ داریاں تھیں وہ ہم نے پوری نہیں کیں۔ حقیقت یہ ہے (اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو مَیں اِس حقیقت کو دُہراتا چلا جاؤں گا جب تک کہ مَیں اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لوں یا اِس دُنیا سے گزر نہ جاؤں) کہ ہر احمدی کو دنیا کا رہبر اور قائد اور استاد بننے کی اپنے اندر اہلیت پیدا کرنی پڑے گی اور پیدا کرنی چاہیئے کیونکہ آج بھی دُنیا کو ان سے کہیں زیادہ تعداد میں استادوں اور مبلغین کی ضرورت ہے جو آج ہمارے پاس ہیں۔ لیکن وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب اِس ضرورت کی ہماری موجودہ اہلیت کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہ ہو گی بلکہ دُنیا لاکھوں آدمی مانگے گی۔ دُنیا جماعتِ احمدیہ سے کہے گی کہ ہم سیکھنے کے لئے تیار ہیں تم ہمیں آ کر سکھاتے کیوں نہیں؟ کیا جواب ہو گا آپ کے پاس، اگر آپ ان کے مطالبات کو پُورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے؟" (الفضل ۴ر اکتوبر ۱۹۶۷ء)

نیز حضور ایدہ اللہ نے غلبۂ اسلام کے ضمن میں احباب کو ایک خاص نوعیت کی اِس عظیم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اِسی خطبہ میں مزید فرمایا:۔

"اگر آج وہ (یورپ، امریکہ اور افریقہ کے لوگ) میری نصیحت کو مانیں اور اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کریں تو کل وہ ہم سے مطالبہ کریں گے کہ ہمیں دس ہزار (یا شاید اس سے بھی زیادہ) مبلّغ اور استاد چاہئیں جو ہمیں دینِ اسلام سکھائیں تو مَیں انہیں کیا جواب دوں گا؟ کیا مَیں یہ کہوں گا کہ مَیں نے تمہیں اِس ابدی صداقت کی طرف بلایا تو تھا لیکن تمہارے دلوں میں صداقت کو قائم کرنے کے لئے میرے پاس کوئی انسان نہیں ہے اِسی لئے مَیں پریشان رہتا ہوں اور اسی لئے مَیں چاہتا ہوں کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت دنیا کا رہبر بننے کی اہلیت پیدا کرے تا کہ انسان جب ہمیں یہ کہہ کر پکارے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی طرف بلایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُنیا کو پکار کر کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے، ہم اِس جھنڈے تلے جمع تو ہو رہے ہیں لیکن اِس جھنڈے کا سایہ جو اسلام سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے ہی ہمیں حاصل ہو سکتا تھا (ٹھنڈا رحمت کا سایہ) وہ ہم پر نہیں پڑا، معلّم اور استاد بھیجو تا وہ ہمیں دینِ اسلام سکھائیں اور تا وہ اُن باتوں کو واضح کریں، وہ تعلیم وہ ہدایتیں ہمیں دیں جو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اور اِس کے جواب میں مَیں یا کوئی اَور جو میرے بعد آنے والا ہے وہ یہ کہے کہ میرے پاس تو آدمی نہیں ہیں تمہاری مدد کیسے کروں؟ کیا خلیفۂ وقت کا یہ جواب جو آپ کی طرف سے دیا جائے ہمارے خدا کو پیارا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اپنے بچّوں کے ذہنوں میں، اُن کے دلوں میں یہ چیز گاڑ دو کہ ہر چیز کو قربان کر کے بھی دینِ اسلام سیکھنے اور انوارِ قرآنی حاصل کرنے کی طرف توجہ دو۔" (الفضل ۴ر اکتوبر ۱۹۶۷ء)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع ملنے پر کہ غلبۂ اسلام کی مہم کے بارآور اور مثمر ثمرات ہونے کے لحاظ سے آئندہ پچیس تیس سال خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج سے تین سال قبل جس درد اور تڑپ کے ساتھ احبابِ جماعت کو دنیا کا رہبر اور استاد اور معلم بننے کی اہلیت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی اُس سے صاف عیاں تھا کہ اللہ تعالےٰ کی تقدیرِ خاص کے ماتحت عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ بیرونی ملکوں میں بسنے والی اقوام کی طرف سے کثیر تعداد میں مبلّغ اور استاد بھجوائے جانے کا مطالبہ ہو گا اور ہو گا بھی بڑی شدّومد کے ساتھ۔ اِس کے قریباً اڑھائی سال بعد حضور ایدہ اللہ نے خاص خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت مغربی افریقہ کے بعض ممالک کا دَورہ فرمایا اور وہاں کی اقوام کی طرف سے مبلّغ، اساتذہ اور ڈاکٹر بھجوانے کا جس شدّومد کے ساتھ مطالبہ کیا گیا اور پھر حضور نے اِس انتہائی بابرکت اور کامیاب دَورہ سے واپسی کے بعد جماعت میں مبلّغ، اساتذہ اور ڈاکٹرز مہیّا کرنے کی جو تحریک فرمائی اس سے ہم میں سے ہر شخص واقف و آگاہ ہے۔ اِس سے یہ امر صاف طور پر عیاں ہو جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی اِس بشارت کے بعد کہ غلبۂ اسلام کی مہم کے بارآور ہونے کے لحاظ سے آئندہ پچیس تیس سال خاص طور پر اہم ہیں خدائی تقدیر بہت زور کے ساتھ حرکت میں آ چکی ہے ہمارا فرض ہے کہ اِس ضمن میں ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور حضور کی ہر آواز پر لبیک کہہ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سُرخرو ہوں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ آمین ؂

پاکیزہ زندگی کا قرآنی تصوّر

(مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور ایم۔ اے، بی ایڈ شیخوپورہ)

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے ہر قسم کے علوم کے سمندر بہا دیئے ہیں لیکن ان کے حاصل کرنے کے لئے شرط یہ لگا دی کہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ یعنی اس سے سیراب صرف وہی ہوں گے جو اس روحانی پانی کو جذب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ پیوند قائم کریں گے۔ اس کے علوم تک دسترس حاصل کرنے کے لئے جسم، لباس، دل اور ماحول کی صفائی کو لازمی قرار دیا۔ کیونکہ یہ سب چیزیں انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ غسل کرنے کے بعد قلب میں ایک خاص قسم کی بشاشت پیدا ہوتی ہے اسی طرح لباس اور ماحول کی صفائی سے طبیعت میں فرحت و انبساط کی لہریں اٹھتی ہیں۔ صاف ستھرے ماحول میں پھلنے پھولنے والے بچوں کے اخلاق و عادات گندے ماحول میں رہنے والے بچوں سے بہتر ہوتے ہیں۔

جس طرح جسمانی صفائی کا روح پر اثر ہوتا ہے اسی طرح خوراک کا بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر ہوتا ہے مثلاً صرف سبزی اور دال وغیرہ کھانے والی قوموں میں شجاعت کا فقدان ہوتا ہے۔ ان کی طبیعت میں بزدلی اور کمزوری پائی جاتی ہے۔ پھر جسمانی اوضاع کا بھی روح پر قوی اثر ہے۔ مثلاً مصنوعی رونے سے دل میں افسردگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سجدہ سے عاجزی پیدا ہوتی ہے گردن اونچی کر کے اور چھاتی ابھار کر چلنے سے غرور و نخوت جیسی قبیح عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے جسم اور ماحول کی صفائی نہایت ضروری ہے۔ تاکہ انسان حواسِ خمسہ سے کام لیکر اپنے دامن کو گوہرِ مقصود سے بھر لے خدا تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

یقیناً اللہ تعالیٰ افعالِ شنیعہ سے اجتناب کرنے والوں اور پاکیزہ زندگی اختیار کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے کیونکہ جب تک انسان کے دل میں سچی تڑپ اور محبت پیدا نہ ہو اس وقت تک اصلاح کی کوششیں بے سود ثابت ہوتی ہیں۔ پھر محبت اور سچی تڑپ پیدا کرنے کے لئے قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کرنے کے بعد سورۂ فاتحہ میں تمام بنی آدم کو ایک نہایت ہی ارفع و اعلیٰ دعا سکھلائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پاکیزہ زندگی بسر کرنے کیلئے سب سے بڑا ہتھیار جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے وہ اسلام اور دعا سورۂ فاتحہ ہے۔ یعنی اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۂ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا مغز یہ دونوں چیزیں ہیں۔ اسلام کیا چیز ہے۔ وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں۔ ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رُو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے۔ اور پھر دعا سے ہم دوبارہ زندہ ہوتے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے۔ تم راستباز اُس وقت ہو گے جب تم ایسے ہو جاؤ گے کہ ہر ایک کام کے وقت، ہر ایک مشکل کے وقت قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۱)

نماز

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

یعنی بے شک نماز بے حیائی اور بُرائی کے کاموں سے بچاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:۔

"آؤ نمازیں پڑھیں اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دیکھیں۔"

مغرب کی پُر فریب اور خیرہ کن زندگی نے انسان کو اس قدر متاثر کیا ہے کہ وہ نماز کی افادیت سے بالکل بے خبر ہو کر لہو و لعب میں مصروف بہائم کی طرح زندگی گزار رہا ہے۔ اسلام اس عظیم نفسیاتی حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہے کہ ہر عمل کا بیج پہلے ذہن میں بویا جائے۔ بعد میں وہ اقوال و افعال کی شکل میں برگ و بار پیدا کرتا ہے۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر اسلام نے پہلا درجہ درست اعتقاد کو دیا ہے۔ مگر اس کے بعد اس نے ان عبادات کا مطالبہ کیا ہے جو اس عقیدے کو سیرت و کردار کی شکل دینے کی ضامن ہیں۔ اسلامی نماز تسبیح و تحمید اور تعظیم الٰہی کے ایسے مضامین پر مشتمل ہے کہ وہ ہر سنگدل سے سنگدل انسان پر ضرور اثر کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حسن و احسان کی یاد دلا کر اس کی سچی محبت اور اس کی صفات کو اختیار کرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اسی لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نیز فرمایا نماز مومن کا معراج ہے۔ معراج کے لغوی معنے سیڑھی کے بھی ہیں۔ یعنی نماز انسان کے لئے ایک روحانی ارتقائی عمل ہے۔

قرآن کریم نے جس قدر زور نماز پر دیا ہے اتنا کسی اور عبادت پر نہیں دیا۔ رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی قدر و قیمت کا اس حد تک احساس تھا کہ آخری وقت میں بھی زبان مبارک سے بار بار یہ کلمات نکل رہے تھے کہ نماز کا خیال رکھنا۔ ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی پرسش ہو گی۔

موجودہ دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے خاص طور پر تاکید سے فرض یہ تھی کہ اسلام کی ترقی اور اتحاد کا ذریعہ نمازیں ہیں۔ اس میں جمہوریت اور مساوات کی صحیح تعلیم موجود ہے۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ سائنسی ترقی کے باوجود ترقی یافتہ اور مہذب کہلانے والے ملکوں میں گوروں اور کالوں کے لئے الگ الگ گرجے موجود ہیں مگر مسجدوں میں چودہ سو برس سے مکمل مساوات کی حکمرانی چلی آ رہی ہے۔

نماز نہ صرف بندے کو اللہ تعالیٰ سے ملاتی ہے بلکہ اس کے دست و بازو میں ایک ناقابلِ تسخیر روحانی قوت بھر دیتی ہے۔ وہ نہ صرف جنت کی کنجی ہے بلکہ دنیاوی کامرانی کی بھی ضمانت ہے۔

جو شخص اسلامی تاریخ سے تھوڑی بہت واقفیت رکھتا ہے وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں کہ اسلام کے سنہری دور میں نماز نے کلیدی کردار ادا کیا تھا اور آج بھی یہی اسلام کو نئی زندگی عطا کرنے کا ذریعہ بنے گی۔

درخواستِ دُعا

میری شادی کو کافی عرصہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہی نیک، خادمِ دین اور لمبی عمر والی اولاد عطا کرے۔ آمین

حکیم محمود احمد معلم وقف جدید
رحمان آباد۔ سندھ

چند ضروری حوالے

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

(۱) اسلام کا چشمۂ فیض

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رقمطراز ہیں :-

"اسلام کی فیض رسانی ہر خاص و عام اور ہر عالم و جاہل کے واسطے ہے اور اس کے اسرار اور فیوض عامہ کسی شخص پر ختم ہونے والے نہیں ہیں۔ وہ اسلام جس کے چشمے سے قطرہ قطرہ آبِ حیات بن کر نکلا ہے جس کے خزانہ میں سے علم و معرفت کے لعل و جواہر تقسیم ہوتے رہے ہیں جس کی عالمگیر روشنی سے دنیا کا ذرہ ذرہ جگمگا اٹھا ہے وہ اپنے آخر زمانہ کے پیروؤں کو اپنی فیاضی سے محروم رکھے اور اپنے ایک سچے مناقب و کمالات بیان کرنے والے کی کچھ بھی امداد نہ کرے یہ بالکل قیاس سے باہر ہے۔"

(دو رسالے اسلام سے معجزات صفحہ ۶۴ تا ۶۵)

پھر مولانا لکھتے ہیں :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ اپنی عادات و اخلاق میں تمام انبیاء علیہم السلام سے فائق تھے ایسے ہی علوم کے بھی سارے مراتب آپ پر تمام کر دیئے گئے تھے کیونکہ انبیاء سابقین میں نہ ایسا اعجاز علمی کسی کو دیا گیا نہ ان کے اتباع میں کسی نے ان علوم کے دریا بہائے جو اہل اسلام نے بہائے ہیں۔ اور جبکہ صفت علم تمام ان صفات کی خاتم ہے جو عربی عالم ہیں تو جس کا اعجاز علمی ہوگا گویا اس پر تمام کمالات علمی کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور اسی کو ہمارے نزدیک خاتم الانبیاء کہنا مناسب ہوگا۔" (دو رسالے اسلام سے معجزات صفحہ ۶۶ تا ۶۷ شائع کردہ ادارہ اشرفیہ ریلوے روڈ لاہور مطبوعہ جون ۱۹۵۶ء)

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے ہر دو اقتباس سے ظاہر ہے کہ اوّلی اسلام کا چشمۂ فیض جاری و ساری ہے اور اس کے اسرار و فیوض کسی شخص پر ختم نہیں ہیں اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اسلام کا درِ فیض دورِ آخر کے مسلمانوں پر بند ہو اور وہ اسلام کے اسرار و فیوض سے محض محروم ہو کر رہ جائیں۔

(۲) مؤثر اور پُر حکمت اسلوب تبلیغ دین

مولانا محمد فضل قدیر صاحب ظفر ندوی تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد تبلیغ حق کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ لیکن نفسِ تبلیغ کی فرضیت و اہمیت سے زیادہ اہم چیز تبلیغ کے اصول ہیں جن میں سے اہم ہے "نرم اور شیریں گفتار"۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو فرعون جیسے سرکش حکمران کے سامنے پیغام حق لے جا کر جانے کی ہدایت ہوئی تو ساتھ ہی یہ ارشاد ہوا اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝ (طٰہٰ) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی کی ہے۔ تم اس سے نرم گفتگو کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرے یا خدا سے ڈرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہوا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا) اور ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والا (عذاب سے) ہوشیار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

بدسلیقہ گفتگو، تہذیب سے گری ہوئی اور درشت گفتگو سے تبلیغ ہو ہی نہیں سکتی۔ تیسیر و تبشیر تبلیغ کے اہم عناصر ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو یمن میں اسلام کی دعوت کے لئے متعین فرمایا تو رخصت کرتے وقت یہ نصیحت فرمائی کہ یسّرا ولا تعسّرا وبشّرا ولا تنفّرا۔ اسلام کو آسان کر کے پیش کرنا سخت بنا کر پیش نہ کرنا۔ لوگوں کو خوشخبری سنانا نفرت نہ دلانا۔

یہی وہ تبلیغ کے اصول ہیں جو ایک داعی و مبلغ کی کامیابی کی جان ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے سامنے اور صحابہؓ نے دوسرے لوگوں کے سامنے اس اصول کے مطابق دین الٰہی پیش کیا۔ ہندوستان میں غزنوی و غوری کی تلوار نے کفر کے قلعوں کو توڑا مگر زنار پوشوں کے دل سے کفر کو کس نے نکالا ہجویری اور اجمیری کی دعوت الی الحق نے۔ اور یہ دعوت مجادلہ اور مناظرہ نہ تھی۔ تیسیر و تبشیر تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجتے وقت فرمایا تم یہودیوں اور عیسائیوں کی قوم کے پاس جاؤ گے تو ان کو پہلے اس کی دعوت دینا کہ خدا کے سوا کوئی خدا نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں۔ جب وہ یہ بات مان لیں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالےٰ نے ان پر دن رات میں پانچ وقت نمازیں فرض کی ہیں۔ اور جب وہ یہ بھی مان لیں تو ان کو بتاؤ کہ خدا نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے۔ یہ صدقہ ان کے دولتمندوں سے لے کر ان کے غریبوں کو دیا جائے۔ جب وہ اس کو تسلیم کر لیں تو دیکھو صدقہ میں سے چن کر بڑھیا مال کو نہ لینا اور ہاں مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

اس زمانہ میں علماء تبلیغ کرتے ہی نہیں۔ اور اگر کبھی کرتے ہیں تو وہ مجادلہ ہوتی ہے تیسیر و تبشیر کا دامن ان سے چھوٹ گیا تنگی اور درشتی سے کام لیتے ہیں۔" (ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی جولائی ۱۹۶۶ء)

مولانا محمد فضل قدیر صاحب ظفر ندوی نے اپنے اس حقیقت افروز بیان میں تاریخ اسلام کی روشنی میں نبی پاک حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض مقدس صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مؤثر اور پُر حکمت اسلوب تبلیغ کی نشاندہی کی ہے۔

کاش جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والے اصحاب بھی اس سے کچھ سبق سیکھیں۔!

(۳) اہل ایمان کی استقامت

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں :-

"حضرت کعب بن مالکؓ رضی اللہ عنہ کا ایمان تھا جو اس قدر قوی تھا کہ باوجود اس کے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خود بھی ترک کلام فرما دیا تھا اور سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی ممانعت فرما دی تھی کہ ان سے کوئی نہ بولے اور اسی حال میں پچاس دن گزر گئے پھر بھی ان کی قوتِ ایمانیہ اور اخلاص میں ذرا برابر فرق نہ آیا حالانکہ شاہِ غسان نے جو نصرانی تھا انکے پاس خط بھی لکھ کر بھجوایا کہ ہم نے سنا ہے کہ تمہارے صاحب نے تمہارے ساتھ یہ برتاؤ کیا حالانکہ تم بہت معزز آدمی ہو اگر تم ہم میں آجاؤ تو ہم تم کو یہاں بہت اکرام کے ساتھ رکھیں ..... ادھر حضرت کعبؓ کے ایمان کی قوت دیکھئے۔ جب قاصد نے وہ خط ان کو دیا تو پڑھ کر بہت روئے ... اور قاصد کو زبان سے تو کچھ جواب دیا نہیں کسی دکان پر بھٹی جل رہی تھی۔ بس اس میں خط کو جھونک دیا اور بزبانِ حال فرمایا کہ یہی تیرے خط کا جواب ہے ... یہ عاشقانہ ایمان تھا فلسفیانہ ایمان نہ تھا۔"

(اشرف السوانح صفحہ ۱۵۶ تا ۱۵۷ حصہ سوم مطبوعہ ۱۹۶۰ء)

مولانا تھانوی صاحب کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس عہد میں بعض غلطیوں کی بناء پر بعض صحابہؓ کو سرزنش کی جاتی اور سزا تک دی جاتی۔ چونکہ صحابہؓ میں ایمان اور اخلاص کی روح پائی جاتی تھی ان کے پائے استقلال میں کوئی لغزش پیدا نہ ہوتی۔

محترم گیانی واحد حسین صاحب مرحوم کی یاد میں

مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ

(۵)

گیانی صاحب مرحوم محفل کی جان ہوا کرتے تھے۔ ہنسنا ہنسانا خوش رہنا اور دوسروں کو خوش دیکھنا ان کا مسلک تھا۔ مردہ دلی کے دشمن تھے۔ وفات سے قریباً دو ماہ قبل خاکسار ان کی عیادت کے لئے گیا تو انہیں بجھا بجھا سا پایا۔ خاکسار نے انہیں یاد دلایا۔ کہ آپ تو دوسروں کو خوش رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور آخر دم تک خوش رہنے اور ہنسنے کا عہد آپ نے کیا ہوا ہے۔ اب یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ آپ تو اچھے بھلے ہیں پھر یہ پژمردگی کیسی؟ آہستہ آہستہ ان کے دل کی بعض تاروں کو چھیڑا جس سے وہ بے اختیار ہنس پڑے اور پھر یہ سلسلہ کچھ دیر تک ایسا جاری رہا کہ ہنستے ہنستے مرحوم کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور چہرہ دمک اٹھا۔ مگر اس کے بعد وفات سے چند دن قبل جب خاکسار ان سے ملنے ہسپتال گیا۔ (یہ ہماری آخری ملاقات تھی) تو خاکسار دیر تک ان کی چارپائی پر بیٹھا ان کو دباتا رہا اور کچھ ایسی کیفیت ہم دونوں پر طاری رہی کہ کوئی بات نہ سوجھتی تھی۔ مرحوم کے ساتھ اس عاجز کی رفاقت ۱۹۳۴ء سے شروع ہوئی۔ میرا اندازہ ہے کہ گذشتہ ۲۶ سال کے سفروں میں خاکسار اور گیانی صاحب مرحوم کی رفاقت غالباً ہمارے ادارہ میں ایک ریکارڈ ہے گیانی صاحب مرحوم خاکسار کو ہمیشہ اپنا پُر اعتماد دوست اور رازدان سمجھتے تھے دل کی بات بے دریغ کہدیا کرتے تھے۔ عاجز کو جب کسی فکر میں ڈوبا پاتے تو فوراً مداعبت کرتے اور دھیان دوسری طرف بدل دیتے یہ ان کا تکیہ کلام تھا کہ مجھے مخاطب کرتے وقت ہمیشہ "یار دیالگڑھی" کے الفاظ سے بات شروع کرتے۔ ہاں تو میں مرحوم سے اپنی آخری ملاقات کا ذکر کر رہا تھا کم و بیش ۱½ - ۲ گھنٹے خاکسار مرحوم کے پاس رہا۔ مگر دونوں طرف خلاف معمول خاموشی طاری رہی جو اپنے اندر گہرا راز چھپائے ہوئے تھی۔ اور وہ راز ۲ر جولائی کو اس وقت ظاہر ہوا۔ جب مرحوم ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے اس روز نہ مجھے جرأت ہوئی کہ اپنے پرانے رفیق کو ہنساؤں اور نہ مرحوم نے حسب عادت مجھے مخاطب کیا کہ "یار دیالگڑھی چپ کیوں بیٹھا ایں کوئی گل کر" بس خاموشی کی زبان میں ہی دو گھنٹے تک خاکسار کی مرحوم سے اور مرحوم کی خاکسار سے باتیں ہوتی رہیں عالم محسوسات میں الفاظ کا سہارا لئے بغیر ہم ایک دوسرے سے بہت کچھ کہہ اور سن رہے تھے دو تین سال سے مرحوم بڑے رازدارانہ انداز میں فرمایا کرتے تھے "یار دیالگڑھی مینوں جا پدا اے میں ہن چھیتی مر جانا ایں" اور خاکسار ان کے خیالات کا رُخ موڑنے کی کوشش کرتا۔ ایک مرتبہ احمد خاں صاحب ڈرائیور کو مخاطب کر کے فرمانے لگے میں جب مر گیا تو میری قبر سڑک کے قریب ہی ہوگی۔ سڑک پر گذرتے آتے جاتے موٹر کا ہارن ضرور بجایا کرنا میں سمجھ جایا کروں گا کہ ہماری پارٹی جا رہی ہے۔ اور آج سچ مچ یہ خوش مزاج اور خوش گفتار مجاہد سڑک کے پاس ہی منوں مٹی کے نیچے سو رہا ہے۔ موٹر کے ہارن کی آواز سنے یا نہ سنے وہ ہزاروں انسانوں کی دعائیں ضرور پہنچ رہی ہوں گی۔ جن کے دلوں میں وہ جوش ایمان پیدا کیا کرتا تھا۔

(۶)

مرحوم نے اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلانے میں بے مثال کارنامہ انجام دیا ہے فرمایا کرتے تھے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے مجھے جو کچھ بھی کرنا پڑا کروں گا ان کے مستقبل کا محل اگر مجھے اپنی ہڈیوں پر بھی بنانا پڑا تو ضرور بناؤں گا اولاد کو اچھے مقام پر پہنچانے کا ان کا یہ عزم خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ افسوس وہ خود نہیں رہے مگر ان کی یہ خواہش خدا تعالیٰ نے پوری کر دی کہ ان کی اولاد کا محل تیار ہو چکا ہے۔ قریباً ساری کی ساری اولاد اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے اور سب کا مستقبل خدا تعالیٰ کے فضل سے درخشاں ہے۔ مرحوم کے بڑے صاحبزادہ مرزا محی الدین صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی۔ آج کل ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لائلپور میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں اولاد اگر ساری عمر والدین کی خدمت کرتی رہے تو ان کا حق ادا نہیں کر سکتی تاہم مرحوم کی اولاد نے اپنے مہربان اور شفیق باپ کی خدمت پوری سعادت مندی اور وفاداری سے کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لے لے۔ اور مرحوم کی اولاد کا کفیل و وکیل اور حامی و ناصر ہو۔ اللھم امین

ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۱۳ر ظہور (اگست) بروز سوموار شام ساڑھے پانچ بجے مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ نے مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے بیرون پاکستان جا رہے ہیں کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی دی۔ اس تقریب کی صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمائی۔ اس تقریب میں مجلس مقامی کے عہدے داران کے علاوہ مجلس مرکزیہ کے بعض مہتممین نے بھی شرکت فرمائی۔

خورد و نوش اور تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ملک محمد اعظم صاحب ناظم اطفال ربوہ نے ایڈریس پیش کیا جس میں مہمان خصوصی کی خدمات سلسلہ کو سراہا اور آپ کے نیک مقاصد کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

بعد ازاں مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد نے سب بھائیوں سے دعا کی درخواست کی کہ خداوند کریم ان کو بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے فریضہ کی ادائیگی میں زیادہ سے زیادہ کامیابی سے نوازے۔ یہ مبارک تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی جو محترم صدر صاحب مجلس نے کرائی۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے امسال بھی حسب سابق اطفال کا انعامی مقابلہ برائے تعلیمی وظائف سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہوگا۔

اوّل دوم آنے والے اطفال کو دس دس روپے ماہوار کے تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے دیئے جائیں گے (انشاء اللہ) اس میں شمولیت کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے اطفال کا انٹرویو لیا جائے گا۔ جس کا کورس درج ذیل ہے۔

ا۔ کامیابی کی راہیں مکمل سیٹ

ب۔ سیرت سید الانبیاءؐ از مکرم شیخ عبد القادر صاحب

ج۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت مصلح الموعودؓ

د۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

ر۔ سال بھر کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والی معلومات

س۔ سورہ بقرہ کی ابتدائی ستر آیات معہ ترجمہ حفظ کرنا۔

۲۔ جو طفل پہلے یہ وظیفہ حاصل کر چکے ہیں وہ اس مقابلہ میں شریک نہ ہو سکیں گے

۳۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے اطفال اپنے ہمراہ قائد صاحب مقامی کی تصدیق لائیں کہ آپ کونسی مجلس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آپ کی مجلس میں مساعی کیا ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

فہرست عطیہ دہندگان برائے صدقہ علاج ناداد مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶/۷۰ تا ۱۵/۷۰

احباب تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں برکتوں اور رحمتوں سے نوازے (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱۔ مکرم بشیر احمد چوہان سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی ۱۲—۰۰
۲۔ " محمد جمیل خان صاحب " " محمود آباد سندھ ۱۰—۵۰
۳۔ " چوہدری عابد علی صاحب بٹر پرانی انارکلی لاہور ۱۴—۲۵
۴۔ " شیخ عبد اللطیف صاحب سمن آباد لاہور ۵۰—۰۰
۵۔ " رغبید مشتاق صاحب " " ۵۰—۰۰
۶۔ " وکیل المال صاحب تحریک جدید ربوہ ۱۰۰—۰۰
۷۔ " محمد احمد صاحب چک ۹۵ شمالی سرگودھا ۱۰—۰۰
۸۔ " منور احمد صاحب " " " ۱۰—۰۰
۹۔ " نصیر احمد صاحب " " " ۱۰—۰۰
۱۰۔ " شیخ حمید اللہ صاحب لائل پور ۴۰—۰۰
۱۱۔ " ضیاء الحق صاحب نیلہ گنبد لاہور ۱۰—۰۰
۱۲۔ " چوہدری شاہ محمد صاحب " " ۱۵—۰۰
۱۳۔ " بیگم این ایم خان صاحب " " ۱۰—۰۰
۱۴۔ " امینہ عنایت اللہ صاحب کراچی ۱۰—۰۰
۱۵۔ " سیدہ محمودہ خاتون صاحب " ۱۰—۰۰
۱۶۔ " بشیر احمد صاحب فورمین وارپڈ لائلپور ۱۰—۰۰
۱۷۔ " چوہدری عبد الرحمان صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ ۱۳—۰۰
۱۸۔ " بیدی ڈاکٹر قمر حمید صاحب سرگودھا ۱۵—۰۰
۱۹۔ " چوہدری عبد القیوم صاحب چک چیچہ ۱۰—۰۰
۲۰۔ " عبد اللطیف صاحب سیکرٹری مال جال پد ضلع نوابشاہ ۲۰—۰۰
۲۱۔ " جمیلہ رحمان صاحبہ بیگم چوہدری عبد الرحمان صاحب گوجرانوالہ ۲۰—۰۰
۲۲۔ " آصفہ بیگم صاحبہ بیگم کرنل ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب پشاور ۱۰—۰۰
۲۳۔ " دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ از شیخ محمد عبد اللہ صاحب لائلپور دختر اہلیہ ۲۵—۰۰
۲۳۔ " بشیر احمد صاحب ملک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رحیم یار خان ۵۵—۰۰
۲۴۔ " مرزا منظور احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج پشاور از پسر خود ۵۰—۰۰
۲۵۔ " سلیم احمد شاہ صاحب پشاور چھاؤنی ۹—۰۰
۲۶۔ " بیگم فہمیدہ لطیف صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰—۰۰
۲۷۔ " حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ ۱۰—۰۰
۲۸۔ " چوہدری محمد یعقوب صاحب چک ۱۲۱ پ گوکھووال ۱۵—۰۰
۲۹۔ " شیخ منظور احمد صاحب آف لاہور سرگودھا ۵۰—۰۰
۳۰۔ " مسز ضیاء الظہاد الحسن صاحب " ۲۰—۰۰
۳۱۔ " مبارک احمد صاحب پراچہ " ۳۰—۰۰
۳۲۔ " حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ ۲۱—۰۰
۳۳۔ " محمد عیسیٰ صاحب " " " کوئٹہ ۲۹—۰۰
۳۴۔ " شیخ ظہور احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ لائل پور ۱۰—۰۰
۳۵۔ " بیگم صاحبہ لفٹیننٹ کرنل محمد طیب صاحب بذریعہ میمونہ صدیقہ صاحبہ ۱۰—۰۰
۳۶۔ " محمد احمد صاحب ملہی سیکرٹری مال چک ۵۶ ج بہاولنگر ۱۶—۰۰
۳۷۔ " شیخ علاء الدین احمد صاحب " " ۱۲—۰۰
۳۸۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ مصری شاہ لاہور ۱۰—۰۰
۳۹۔ " بیگم سعید اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰—۰۰
۴۰۔ مکرم میجر محمد لبیب صاحب جمیل لاج دارالرحمت وسطی ربوہ ۷۵—۰۰
۴۱۔ " عبد الحق صاحب الٰہی پارک مصری شاہ لاہور ۱۵—۰۰
۴۲۔ " حکیم علی احمد صاحب بیدادپور ضلع شیخوپورہ ۹—۷۰
۴۳۔ " مریم عثمان صاحبہ ناظم آباد کراچی ۱۰۰—۰۰
۴۴۔ " اے عزیز محمد صاحب بیرون شاہدرہ گیٹ گجرات ۵۰—۰۰
۴۵۔ " بیگم شاہنواز صاحب محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۷۰—۰۰
۴۶۔ " صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ ۱۰—۰۰
۴۷۔ " مولوی احمد خان صاحب نسیم ربوہ ۵۰—۰۰
۴۸۔ " بیگم ایس چکیزدانی صاحب گلبرگ ۳ لاہور ۲۰—۰۰
۴۹۔ " اہلیہ صاحبہ خلیفہ علیم الدین صاحب ربوہ ۲۰—۰۰
۵۰۔ " حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صاحب ربوہ ۱۰—۰۰
۵۱۔ ڈاکٹر سکینہ صاحبہ ناظم آباد کراچی ۱۰—۰۰
۵۲۔ " خلیل احمد صاحب خورشید شورکوٹ روڈ ۱۰—۰۰
۵۳۔ " محمد اختر صدیقی صاحب مغلپورہ لاہور ۱۰—۰۰
۵۴۔ " آئی اے بیگ صاحب شمیم بہاولپور ۲۰—۰۰
۵۵۔ " چوہدری نبی احمد صاحب ماڈل موٹرز کراچی ۵۰—۰۰
۵۶۔ " بیگم مبارکہ ملک صاحبہ C/O میجر جنرل اختر ملک راولپنڈی ۶۰—۰۰
۵۷۔ فرخندہ اختر صاحبہ ۱۲۵ ہیر آباد حیدرآباد سندھ ۱۷—۰۰
۵۸۔ " کریم احمد صاحب طاہر ناظم آباد کراچی ۱۰—۰۰
۵۹۔ " محمد حسین صاحب نمبردار البرکی ضلع لائل پور ۱۰—۰۰
۶۰۔ " بیگم صاحبہ میاں محمد حسن صاحب مرحوم لائل پور ۵۰—۰۰
۶۱۔ " چوہدری محمد عبد اللہ صاحب نارنگ منڈی ۲۹—۰۰
۶۲۔ " ملک مطیع الرحمٰن صاحب گڑھی شاہو لاہور ۱۰—۰۰

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

۷۵۹۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ۴۰۰/-
۷۶۰۔ محترمہ ہاجرہ متین صاحبہ بنت میاں عبد المجید صاحب انبالوی لائلپور ۳۰۰/-
۷۶۱۔ محترمہ بشریٰ منیر صاحبہ مرحومہ اہلیہ سید منیر احمد صاحب ہاری مکانت مال اول تحریک جدید ربوہ ۳۰۰/-
۷۶۲۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی آف بنڈوبی دارالصدر شمالی ربوہ ۳۰۰/-
۷۶۳۔ ایک طالبہ جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں۔ ربوہ (مزید ۱۰/- روپے ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے) ۴۹۰/-

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا فرزند ۱۴ اگست بروز جمعۃ المبارک عطا فرمایا ہے۔ عزیزم ملک فیروز خان صاحب کا پوتا اور ملک مظفر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے عزیزم کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ملک فتح خان اجمل لاہور

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد شیخ فیروز الدین صاحب محمود کلاتھ ہاؤس بہاولنگر کے دائیں طرف اچانک فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور اس وقت سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور بے ہوش پڑے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام احمد عودی سٹورز بہاولنگر)

۲۔ مکرم ملک امام دین صاحب کھوکھر کے نواسے محمد ارشاد کو کراچی میں بس کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور وہ سات روز سے بے ہوش ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اعجاز۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کی دادی جان عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالواسع بھریا روڈ۔ ضلع خیرپور

۴۔ بندہ عرصہ آٹھ ماہ سے بعارضہ چیل دبواسیر بیمار چلا آرہا ہے۔ کسی قدر آرام آنے کے بعد پھر بیماری کا دورہ شروع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے تکلیف میں ہوں نیز برخوردار زیاد عمر پسر ملک فضل عمر صاحب خونی پیچش و بخار بیمار ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں شفا کاملہ سے نوازے اور اپنی رضا و خوشنودی سے وافر حصہ عطا کرے۔

(حکیم محمد عبدالعزیز گولبازار ربوہ)

۵۔ میرے بڑے بھائی محمد الیاس صاحب معدے میں السر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرزاق احمد جام شورو)

۶۔ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب کین انسپکٹر بادانی شوگر ملز ملہار متعلق مانکی ضلع حیدرآباد کا بچہ عبدالحی بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو شفا عطا فرمائے۔ (غلام احمد فرخ مربی حیدرآباد)

۷۔ خاکسار کی لڑکی صغریٰ بی بی کو دونوں ہاتھوں پر چنبل ہے۔ اور سخت تکلیف ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ خاکسار کی بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار نواب الدین سیکھوانی محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

۷۔ خاکسار کی صحت کئی سال سے مختلف عوارض سے خراب چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں ثم فی خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

میرے پھوپھی زاد بھائی بشیر احمد صاحب ڈھلوبا ماہ سے بیمار ہیں اور اب بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(مبارک احمد ظفر تر گڑی۔ ضلع گوجرانوالہ)

۸۔ میرا پوتا عزیز کبیر الدین احمد روزگار کے سلسلہ میں کابل کے راستہ مورخہ ۲۶ کو جرمنی روانہ ہوا ہے۔ سب دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سفر میں اس کو اپنی امان میں رکھے۔ آمین (وہاب الدین کیپٹن از میانوالی)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۱۶-۱۷-۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش / اکتوبر ۱۹۷۰ء

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ امسال انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش / اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام ایوان محمود ربوہ میں انعقاد پذیر ہو رہا ہے

اجتماع اطفال بچوں کی تربیت کے لئے ایک عمدہ اور بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا اطفال کو اس میں کثرت سے شامل ہو کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت رجسٹر شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے سال رواں کی تجدید فیس داخل محکمہ کی ہو سے کمپلیٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۷ء کی بنیاد پر سربمہر فیصد ریٹ ٹنڈر دفتر زیر دستخطی میں ۱۵ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز منگلوار صبح ۹½ بجے تک پہنچ جانے چاہیئے۔ ان ٹنڈروں کو اسی دن حاضر آمدہ ٹھیکیداران یا اُن کے نمائندوں کے روبرو کھولا جائے گا۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	میعاد تکمیل
۱	سولنگ (رینٹ) چک ۸ شمالی ہیڈ ... روڈ	۲۰،۰۰۰	۴۰۰	۲ ماہ
۲	سولنگ (رینٹ) ۱۳۲ جنوبی سلانوالی روڈ	۲۰،۰۰۰	۴۰۰	۲ "
۳	تعمیر پل پر سڑک ۷ م ۸۷ جنوبی	۶۰،۰۰۰	۱۲۰۰	۴ "
۴	تعمیر واٹر سپلائی سکیم ناڑی شمالی	۱۸،۰۰۰	۴۰۰	۲ "
۵	ایمرجنسی واٹر سپلائی سکیم اوچھالہ	۱۴،۰۰۰	۳۰۰	۱½ "
۶	تعمیر نالیاں (۲۵۰۰۰) جوہر آباد	۵۰،۰۰۰	۱۰۰۰	۳ "
۷	فرش بندی ۴ فرلانگ روڈ کھوڑہ	۱۸،۰۰۰	۴۰۰	۱½ "
۸	تعمیر ۶ عدد پلیاں خرشاب سندرال روڈ	۱۲،۰۰۰	۳۰۰	۲ "
۹	تعمیر پل برس ... خرشاب سندرال روڈ	۴۰،۰۰۰	۸۰۰	۴ "

۲۔ ٹنڈر کے ہمراہ زر ضمانت لازمی آنی چاہیئے۔ جس کے بغیر کوئی ٹنڈر قابل غور نہ ہوگا۔ چیک قابل قبول نہیں ہوں گے۔

۳۔ تخمینہ کی تفصیلات و نقشہ جات و دیگر معلومات وغیرہ ڈسٹرکٹ انجینئر دیہی تعمیراتی پروگرام سے اوقات کار میں معلوم کی جا سکتی ہیں۔

۴۔ ٹنڈر فارم ڈسٹرکٹ انجینئر دیہی تعمیراتی پروگرام کے مصدقہ ہی قابل قبول ہوں گے۔

۵۔ کام کو میعاد مقررہ تک لازمی طور پر ختم کرنا ہوگا۔ ورنہ ٹھیکیدار پر ۱۰ فی صد تک جرمانہ عائد کر دیا جائے گا۔

۶۔ ٹھیکہ کی منظوری کے بعد اگر ٹھیکیدار نے تسلی بخش ترقی ظاہر نہ کی۔ تو پراجیکٹ ڈائریکٹر (ڈپٹی کمشنر) کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ٹھیکہ منسوخ کر دیں اور کام کو کسی دوسری ایجنسی سے تکمیل کرائیں۔

۷۔ پراجیکٹ ڈائریکٹر (ڈپٹی کمشنر) کو یہ حقوق حاصل ہیں کہ وہ بغیر کوئی وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو منظور یا مسترد کر دیں۔

۸۔ ٹنڈر ٹیکنیکل منظوری کے تابع ہوں گے۔

۹۔ روڈ رولر وغیرہ اگر محکمہ کے پاس موجود ہوں تو مہیا کئے جائیں گے ورنہ ٹھیکیدار کو مشینری خود مہیا کرنی ہوگی۔

۱۰۔ بجری (روڑی) اگر محکمہ کے پاس موجود ہوئی تو مہیا کی جائیگی۔

۱۱۔ زر ضمانت کام کی تکمیل کے عرصہ ایک سال کے بعد بھی تسلی بخش ہونے پر واپس کی جائیگی۔

کیپٹن جمشید برکی ڈی ایس پی
ڈپٹی کمشنر و پراجیکٹ ڈائرکٹر
دیہی تعمیراتی پروگرام
ضلع سرگودھا

No. P.O. 366/303

حجاج کے لئے دعا کی تحریک

سالِ گزشتہ بہت سے دوست حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے، الحمد للہ علی ذالک۔ نظارت اصلاح وارشاد کو اس وقت تک مندرجہ ذیل اصحاب کے حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی اطلاع حاصل ہوئی ہے۔ بعض حج کرنے والے دوست ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کی اطلاع نظارت کو ابھی تک نہیں ملی۔ نظارت تمام حجاج کو ہدیۂ تبریک پیش کرتی ہے اور احباب جماعت سے ان کے لئے دعا اور نیک تمناؤں کی تحریک کرتی ہے۔

عبدالمالک خان نائب ناظر اصلاح وارشاد)

نمبر شمار	نام حاجی معہ جگہ	نمبر شمار	نام حاجی معہ جگہ
۱	مکرم قریشی محمد اقبال صاحب۔ گوجرانوالہ	۲۴	مکرم چوہدری اعظم علی صاحب۔ لاہور
۲	" محمد ہاشم خان صاحب از اردن	۲۵	" سید ادیب الدین صاحب۔ کراچی
۳	" مبارک احمد صاحب معہ فیملی از عراق۔	۲۶	" راجہ نصر اللہ خان صاحب ڈلوال ضلع جہلم
۴	" ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب راولپنڈی	۲۷	ایک ڈچ مسلمان خاتون۔ ہالینڈ
۵	" میاں مبارک احمد صاحب معہ اہلیہ لائلپور	۲۸	ALI SERAY از سیرالیون
۶	" کے پی آسو صاحب کالی کٹ۔ کیرالہ	۲۹	مکرم محمد یوسف صاحب معہ اہلیہ صاحبہ کوالالمپور
۷	" کے احمد کنجی صاحب " "		
۸	" ایم۔ اے محمد صاحب " "	۳۰	مکرم ڈاکٹر احمد دھلان صاحب۔ جاکرتا
۹	" اُنی معین صاحب " "	۳۱	" عبدالحی صاحب بٹ یوگنڈا
۱۰	" احمد توفیق صاحب بنگالی	۳۲	" چوہدری رحمت علی صاحب گگومالی ضلع لائلپور
۱۱	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مشرقی افریقہ		
۱۲	" نواب زادہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد	۳۳	" عبدالسمیع صاحب۔ لائلپور
۱۳	مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ "	۳۴ تا ۳۶	تین ہمشیرگان مکرم مبارک احمد صاحب لائلپور۔
۱۴	مکرم عبدالرحمٰن صاحب اختر شیخوپورہ		
۱۵	مکرمہ امینہ خاتون صاحبہ "	۳۷	مکرم ضیاء اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چک ۸۸ ضلع لائلپور
۱۶	مکرم چوہدری محمود احمد صاحب۔ لاہور		
۱۷	" مرزا عمر الدین صاحب۔ نارووال	۳۸	مکرم مبارک احمد صاحب چک ۸۸ ضلع لائلپور
۱۸	مکرمہ زینب بی بی صاحبہ "		
۱۹	مکرم مرزا معظم بیگ صاحب معہ اہلیہ و بچگان کوئٹہ	۳۹	مکرم ولی محمد صاحب۔ جھنگ مگھیانہ
		۴۰	مکرم ڈاکٹر عزیز احمد صاحب ایڈنبرا سکاٹ لینڈ
۲۰	مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب شیخوپورہ		
۲۱	مکرمہ سردار بی بی صاحبہ "	۴۱	مکرمہ زہرہ فاطمہ صاحبہ۔ گوجرہ
۲۲	مکرم مرزا عبدالوحید بیگ صاحب۔ کراچی	۴۲	مکرم خورشید احمد صاحب "
۲۳	مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ "	۴۳	مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ "

داخلہ طبیہ کالج ربوہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے گزشتہ دو سال سے ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے۔ اب نئے سال کا داخلہ ۲۵ اگست سے شروع ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے۔ کورس چار سالہ ہے۔ معیار داخلہ میٹرک ہے۔ قابل اساتذہ بہترین ماحول اور تعلیم ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام۔ اخراجات ہوسٹل و کالج واجبی۔ طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقع ہے۔

مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر کالج سے مفت حاصل کریں۔ روزانہ صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک انٹرویو ہوتا ہے۔ ۱۹ ستمبر سے کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔

(پرنسپل)

ایک اندوہناک حادثہ

یکم ستمبر اور دو ستمبر کی درمیانی رات کو جی۔ ٹی روڈ نزد سوہاوا ایک اندوہناک حادثہ پیش آیا۔ عزیزم ناصر احمد صاحب گھمن ایڈووکیٹ خلف الرشید مکرم چوہدری کرنل نظام الدین صاحب اپنی ہمشیرہ محترمہ رضیہ محمود اہلیہ مکرم چوہدری بشیر محمود صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ راولپنڈی اور ان کے بچوں کو ایک جیپ میں لے کر راولپنڈی جا رہے تھے۔ سوہاوا کے قریب جیپ کی ایک ٹرک سے ٹکر ہو گئی۔ جیپ ٹوٹ پھوٹ گئی اور عزیزہ رضیہ محمود اور ان کی دو سالہ بچی برکت خدیجہ موقع پر جاں بحق ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزہ رضیہ محمود موصیہ تھیں لہذا ان کا اور ان کی بچی کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا ۳ ستمبر کو محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنازوں کو کندھا دیا اور تدفین کے بعد قبروں پر دعا کرائی۔

احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ اور اس کی بچی کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری) عبدالحق ورک۔ امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

ضروری اعلان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

ربوہ کے مریضوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ہفتہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۷۰ء سے انشاء اللہ مریضوں کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا انتظام کیا جائے گا۔ ایمبولینس روز ۷ بجے صبح ہسپتال سے روانہ ہو کر ربوہ کا چکر لگائے گی۔

ایمبولینس کے سٹاپ مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

کوٹھی البشریٰ و مسجد انوار (دارالصدر غربی) موڑ فیکٹری ایریا۔ رحمت بازار۔ موڑ دارالبرکات۔ ہسپتال۔ محلہ باب الابواب۔ محلہ دارالیمن غربی۔ سفید مسجد دارالنصر غربی۔ طبیہ کالج۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ موڑ دارالبرکات اور ہسپتال۔

اسی قسم کے چکر ۸ بجے صبح۔ ۱۰ بجے صبح اور ۱۱½ بجے صبح بھی لگائے جائیں گے۔ اور مریضوں کو ہسپتال لایا اور محلہ کو واپس لے جایا جائے گا۔ اس خدمت کے لئے معمولی معاوضہ مقرر کیا گیا ہے جو ۴۰ پیسے یک طرفہ اور ۶۰ پیسے دو طرفہ سفر کے لئے وصول کئے جائیں گے۔ مریضوں سے التماس ہے کہ اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ایم۔ آر۔ سی۔ پی)
فضل عمر ہسپتال ربوہ

درخواستِ دعا

میری بچی نعیمہ حمید کا نکاح ۳ ۸/۶۹ کو بہمراہ حامد لطیف اجمل صاحب بھٹی ولد حکیم محمد لطیف صاحب حافظ آباد ہوا اور رخصتانہ کی تقریب ۷ ۸/۷۰ کو عمل میں آئی۔ وہ اب بذریعہ ہوائی جہاز ۹/۷۰ بروز جمعہ دوبئی اپنے خاوند کے پاس جا رہی ہے۔ سب احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دردِ دل سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور عزیزہ کو بخیریت دوبئی پہنچائے۔ آمین۔

(ماسٹر) حمید احمد معلم
مکتبہ فیضِ عام۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴